سوال

(25) رمضان میں سرکش شیاطین کا باندھا جانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث میں آیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے جبکہ قرآن مجید، سورۃ الانفال (۴۸) سے ثابت ہوتا ہے کہ غزوہَ بدر (رمضان) میں شیطان اپنے پیرو کاروں (مشرکین مکہ) کے ساتھ بطور مددگار آیا تھا، پھر بھاگ گیا۔

حدیث اور قرآن مں کیا تطبیق ممکن ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیاطین کی تین قسمیں ہیں:

۱: بڑا شیطان یعنی ابلیس: جس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تھا۔

۲: مردۃ الشیاطین: انتہائی سرکش شیاطین (جوکہ دوسرے شیطانوں کے سردار ہیں۔)

۳: عام شیاطین:

بڑے شیطان یعنی ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے قیامت تک کی مہلت مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اسے یہ مہلت دے دی ہے جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ (سورۃ الاعراف: ۱۴۔ ۱۸)

لہٰذا ابلیس کو رمضان میں باندھا نہیں جاتا۔

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «وتغل فیه مردة الشیاطین» اور رمضان کے مہینے میں مردۃ الشیاطین کو باندھا جاتا ہے۔ (سنن نسائی ۱۲۹/۴، ح۲۱۰۸، وسندہ ضعیف، مسند احمد ج ۲ ص ۲۳۰، ۳۸۵، ۴۲۵)

اس روایت کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ مگر ابوقلابہ تابعی رحمہ اللہ کا سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (دیکھئے الترغیب والترہیب ج۲ص۹۸)

لیکن اس حدیث کے متعدد شواہد ہیں مثلاً: حدیث عتبۃ بن فرقد وفیہ :

«ویصفد فیہ کل شیطان مرید» اوراس (رمضان) میں ہر شیطان مرید (سرکش شیطان) کو باندھ دیا جاتا ہے۔ (سنن النسائی: ۲۱۱۰، ومسند احمد۴/۳۱۱، ۳۱۲، واسنادہ حسن)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مردۃ الشیاطین (سرکش شیطانوں) کو رمضان میں باندھ دیا جاتا ہے۔ امام ابن خزیمہ کی بھی یہی تحقیق ہے۔ (دیکھئے صحیح ابن خزیمہ ج۳ص۱۸۸، قبل ح ۱۸۸۳)

یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ خاص عام پر اور مقید مطلق پر مقدم ہوتا ہے۔

عام شیاطین کے باندھے جانے کے بارے میں کوئی صریح دلیل میرے علم میں نہیں ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص137

محدث فتویٰ